وجوہ کے بغیر بے دخل نہ کرسکے۔ اس کے ناجائز ہونے کی دلیل کیا ہے؟ اگر کوئی نص اسمیں مانع نہیں ہے تو پھر یہ اجازت امام کے اُن اختیارات میں آپ سے آپ شامل ہے جو اسے لوگوں کے درمیان عدل قائم کرنے اور اجتماعی فتنوں کی روک تھام کرنے کے لئے مصالح عامہ کی خاطر دیئے گئے ہیں۔ اِس وقت جبکہ ہماری آبادی کی بہت بڑی اکثریت کا مدار زندگی کلیتہً زمین پر ہے، مالکوں کو یہ کھلا ہوا اختیار دے دینا کسی طرح بھی مصلحتِ عامہ کے مطابق نہیں ہے کہ وہ جب جس کاشت کار کو چاہیں بغیر کسی معقول وجہ کے اپنی زمین سے بے دخل کردیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کہیں کوئی کاشتکار اطمینان سے نہ بیٹھ سکے اور لاکھوں زراعت پیشہ لوگوں کی زندگی ہر وقت معلق رہے۔

۴۔ قرآن کے مطالعہ سے یہ عجیب و غریب نتیجہ جو اخذ کیا گیا ہے اس کے متعلق مجھے یہ معلوم کرکے بڑی مسرت ہوگی کہ آخر قرآن کے کونسے مقامات اس کے ماخذ ہیں؟ احتیاطاً آپ میری کتاب مسئلہ ملکیتِ زمین کے پہلے دو باب ان عالم صاحب کی خدمت میں پیش فرمادیں تاکہ وہ اُن باتوں کو نہ دہرائیں جن کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے، یا اگر انہیں دہرائیں تو کم از کم یہ بھی ساتھ ساتھ بتادیں کہ میرے جواب کے کن پہلوؤں سے وہ مطمئن نہیں ہوئے۔ اس طرح میرا وقت بھی بچ جائے گا اور اُن کا وقت بھی۔

دارالاسلام اور دارالکفر کے مسلمانوں میں شادی بیاہ کے تعلقات

سوال:۔

الجہاد فی الاسلام کے دوران مطالعہ میں ایک آیت والذین آمنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتھم من شیئٍ الخ نظر سے گذری۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے مولانا نے تحریر فرمایا ہے کہ اس آیت میں آزاد مسلمانوں اور غلام مسلمانوں کے تعلقات کو نہایت وضاحت سے بیان کردیا گیا ہے۔ پہلے مالکم من ولایتھم من شیئٍ سے یہ بتایا گیا ہے کہ جو مسلمان دارالکفر میں رہنا قبول کریں یا رہنے پر مجبور ہوں ان سے دارالاسلام کے مسلمانوں کے تمدنی تعلقات نہیں رہ سکتے، نہ وہ باہم رشتہ قائم کرسکتے ہیں اور نہ ایک دوسرے کا ورثہ و ترکہ

مل سکتا ہے۔"

اب عرض یہ ہے کہ ہندوستان و پاکستان "دار الکفر" اور "دار الاسلام" کی صورت میں دو ملک وجود میں آگئے ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کی حالت بھی اظہر من الشمس ہے۔ ان کی ذہنیتیں بھی بڑی حد تک بدل چکی ہیں، غرضیکہ ان سب لوازمات سے لیس ہو چکے ہیں جو ایک غلام قوم کے لئے از بس ضروری ہیں۔ بہتیرے رہنے پر مجبور ہیں اور بہت سے وہاں کی رہائش عمداً قبول کئے ہوئے ہیں بعض ہجرت کر کے اپنے دین و ناموس کی حفاظت کی خاطر پاکستان چلے آئے ہیں۔ ان میں اکثر ایسے بھی ہیں جن کے والدین ہندوستان ہی میں رہنا پسند کرتے ہیں اور مرتے دم تک اس کو چھوڑنے پر تیار نہیں مگر اولاد پاکستان چلی آئی ہے اور اب ہندوستان کی سکونت اختیار کرنے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہیں۔

اندریں حالات حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:۔

(۱) ایسی حالت میں اولاد، والدین یا کسی اور رشتہ دار کے ورثہ و ترکہ سے محروم رہے گی؟ اگر وہ ان کے انتقال پر اپنے حق وراثت کا دعویٰ کریں تو کس حد تک یہ دعویٰ جائز یا ناجائز ہوگا؟

(۲) موجودہ حالات کے پیش نظر کوئی پاکستانی (مہاجر یا اصلی باشندہ) ہندوستانی مسلمان لڑکی سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟ کرنے کی صورت میں تعلقات جائز سمجھے جائیں گے یا ناجائز؟

جواب:

جہاں تک مجھے علم ہے قرآن کا منشا یہی ہے کہ دار الاسلام اور دار الکفر کے مسلمانوں میں وراثت اور شادی بیاہ کے تعلقات نہ ہوں۔ رہا ان مہاجرین کا معاملہ جن کے ایسے رشتہ دار دار الکفر میں رہ گئے ہیں جن کے وہ وارث ہو سکتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی میرا خیال یہی ہے کہ نہ وہ ہندوستان میں اپنی میراث پا سکتے ہیں اور نہ ان کے ہندوستانی رشتہ دار پاکستان میں ان سے میراث پانے کا حق رکھتے ہیں۔ نکاح کے بارے میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہجرت سے نکاح آپ ہی آپ تو نہیں ٹوٹ سکتا لیکن اگر زوجین میں سے ایک دار الاسلام میں ہجرت کر آیا ہے اور دوسرا ہجرت پر تیار نہ ہو تو عدالت میں اس بنیاد پر درخواست دی جا سکتی ہے اور ایسے زوجین کا نکاح فسخ کیا جا سکتا ہے۔ آئندہ شادی بیاہ کا تعلق پاکستانی اور ہندوستانی مسلمانوں کے درمیان ہو جانا